ترتیب :- استاد عبدالعزیز سید الاہل قاہرہ
ترجمہ :- ابن الحسین مولوی محمد اسلم مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

امام شافعیؒ اور شعر

قسط ۴

(حاسد کی عداوتؒ)

كل العداوة قد ترجى مودتها — الا عداوة من عاداك عن حسد

ہر قسم کی دشمنی دوستی سے بدل سکتی ہے۔ مگر اس شخص کی دشمنی جو حسد کی بنا پر تجھ سے دشمنی کرے۔

یعنی حاسد کبھی اپنی دشمنی اور عداوت سے رجوع نہیں کر سکتا، کیونکہ اسکی دشمنی حسد کی بنا پر ہوتی ہے۔ اور حسد ایک لاعلاج مرض ہے۔ البتہ اس کے علاوہ ہر وہ عداوت جسکی بنیاد حسد پہ نہ ہو کبھی نہ کبھی دوستی سے بدل سکتی ہے۔

تنبیہ :- باطنی اور روحانی امراض میں سے حسد ایسا مہلک مرض ہے۔ کہ اگر اسکا ازالہ نہ کیا جائے تو نہ یہ کہ اس سے انسان کی تمام نیکیاں اکارت ہو جاتی ہیں، بلکہ ایمان کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، تمہاری طرف پہلی امتوں کی بیماری بغض اور حسد سرایت کر گئی ہے۔ اور یہ مرض مونڈ دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈنے والی ہے۔ بلکہ ایمان کا صفایا کرنے والی ہے۔ العیاذ باللہ۔ مشکوٰۃ ص ۴۲۸

ایک دوسری حدیث میں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے۔ جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (حوالہ سابق)

حسد کا معنی یہ ہے کہ کسی کی نعمت اور خوشحالی میں دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھنا اور اس نعمت

اور خوشحالی کے زائل ہونے کی کوشش اور تمنا کرنا، حسد کے مقابلہ میں غبطہ کا لفظ آتا ہے۔ اور یہ جائز بلکہ مستحسن ہے۔ غبطہ کا معنی یہ ہے کہ کسی کو نعمت اور خوشحالی میں دیکھ کر تمنا اور دعا کرنا کہ یا اللہ جس طرح تو نے میرے فلاں بھائی کو اپنے انعام واکرام سے نوازا ہے، مجھے بھی عطا فرما اور میرے بھائی کو مزید برکت اور ترقی عطا فرما۔

حسد اور اس کے علاوہ دوسرے اخلاق ذمیمہ کی تفصیل اور ان کے طریق علاج کے لئے امام غزالیؒ کے رسائل تبلیغ دین وغیرہ کا مطالعہ کرنا از حد ضروری اور مفید ہے۔

(پڑوسی کے حقوق)

ایک شخص امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا: اللہ آپ کو خیریت سے رکھے! آپ کا فلاں دوست بیمار ہے۔ امام شافعیؒ نے سن کر فرمایا: واللہ آپ نے مجھ پر احسان کیا اور مجھے ایک بہتر (اور مسنون) کام (یعنی عیادت) کے لئے بیدار کیا اور مجھ سے ایسے عذر کو دور کیا جس میں جھوٹ ملا ہوا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے لڑکے میرا سبتی جوتا لاؤ ——— (سبتی وہ جوتا کہلاتا ہے جو ملائم اور رنگدار چمڑے سے بنایا گیا ہو۔) پھر فرمایا کہ پاؤں میں موچ آنے کے باوجود سخت دھوپ میں گرم زمین پر، بھوک اور پیاس کے ساتھ ننگے پاؤں چلنا، دوست کے سامنے ایسی معذرت کرنے سے آسان ہے جس میں جھوٹ کی ملاوٹ ہو۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھے:

ارى راحة للحق عند قضائه ۔۔۔ ويثقل يوما أن تركت على عمد

میں (صاحب حق کا) حق ادا کر کے راحت محسوس کرتا ہوں۔ اور اگر کسی دن جان بوجھ کر چھوڑ ہی دوں تو بڑی گرانی ہوتی ہے۔

وحسبك حظا أن ترى غير كاذب ۔۔۔ وقولك لم اعلم وذالك من الجهد

تیری خوشی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تو جھوٹا نہ ہو اور تجھے یہ نہ کہنا پڑے "مجھے (آپکی بیماری کا) علم نہیں ہو سکا۔

ومن يقض حق الجار بعد ابن عمه ۔۔۔ وصاحبه الادنى على القرب والبعد

جو شخص قریب کے رشتہ دار اور قریبی رفیق کے بعد قرب وبعد کے درجات کے موافق پڑوسی کا حق ادا کریگا۔

يعش سيدا يستعذب الناس ذكره ۔۔۔ وان نابه حق اتوه على قصد

وہ شریفانہ زندگی بسر کرے گا، لوگ اس کے ذکر خیر کو پسند کریں گے، اور اگر

اسے کبھی کوئی مشکل آئے گی تو لوگ فوراً اسکی مدد کے لئے پہنچ گئے۔

(موت گھات میں ہے)

ومتعب العیش مرتاحاً الی بلد والموت یطلبه من ذلك البلد

بہت سے تنگ حال آدمی کسب معاش کے لئے کسی شہر کا رخ کرتے ہیں۔ اور موت وہاں ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

وضاحك والمنایا فوق مفرقته لوکان یعلم غیباً مات من کمد

بسا اوقات انسان ہنستا ہے۔ حالانکہ موت اس کے سر پہ کھڑی ہوتی ہے۔ اگر اسکو غیب کا (یعنی موت کا) علم ہوتا تو غم سے مرجاتا۔

من کان لم یؤت علماً فی بقاء غد ماذا تفکره فی رزق بعد غد

جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ کل زندہ رہے گا بھی یا نہیں، وہ کل کے رزق کی فکر میں کیوں مبتلا ہے۔

بعض دفعہ آدمی رزق کی تلاش میں کسی ملک یا شہر کا سفر کرتا ہے۔ اور بڑے بڑے عزائم سے کرجاتا ہے۔ مگر اسکو معلوم نہیں کہ وہ خود لقمۂ اجل بننے کے لئے جا رہا ہے۔ اور موت وہاں اسکی منتظر ہے۔

تیسرے شعر کا حاصل یہ ہے کہ انسان زندگی میں لمبی چوڑی امیدیں باندھ کر ہر قسم کی مشقتیں اور پریشانیاں برداشت کرکے خوب کماتا اور دنیا جمع کرتا ہے۔ حالانکہ سوچنے کی بات ہے کہ جس کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کل زندہ بھی رہے گا یا نہیں، تو وہ معاش کے فکر میں اس قدر کیوں منہمک اور مبتلا ہے۔

(امام شافعیؒ کا مقام و مرتبہ)

امام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

ولولا الشعر بالعلماء یزری لکنت الیوم اشعر من لبید

اگر شعر گوئی علماء کے لئے باعث عار نہ ہوتی، تو میں آج لبید سے بڑھ کر شاعر ہوتا۔

واشجع فی الوغیٰ من کل لیث وآل مهلب وابی یزید

اور میں میدان کارزار میں شیر اور آل مھلب اور ابو یزید (وغیرہ تمام بہادر قبائل) سے زیادہ بہادر اور شجاع ہوں۔

ولاخشیة الرحمٰن ربی حسبت الناس کلهم عبیدی

اگر مجھے رب رحمٰن کا ڈر نہ ہوتا، تو میں تمام لوگوں کو اپنا (زرخرید) غلام تصور کرتا

علامہ شعرانی نے اپنی کتاب "المنن" میں لکھا ہے کہ "الناس" سے امام شافعیؒ کی مراد دنیادار لوگ ہیں۔ جیسا کہ بعض عارفین کا معمول ہے کہ وہ اپنے بادشاہوں کو کہا کرتے تھے "انت عبد عبدی" تو میرے غلام کا غلام ہے۔ ان سے پوچھا گیا یہ کیسے؟ تو فرمایا: کیونکہ تم دنیا کے غلام ہو اور وہ ہمارے گھر کی لونڈی ہے۔

قافیۃ الراء

(صفۃ الجلیس)

اذا لم اجد خلا تقیا فوحدتی الذ واشھی من غوی اعاشرہ

میں جب نیک اور صالح آدمی کی صحبت حاصل نہیں کر سکتا، تو مجھے تنہائی جاہل آدمی کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ مرغوب اور پسندیدہ ہے۔

واجلس وحدی للعبادۃ آمنا اقر لعینی من جلیس احاذرہ

اور یہ بات کہ میں کم عقلی سے محفوظ رہنے کے لئے اکیلا بیٹھا رہوں، اس ہم نشین کے پاس بیٹھنے سے زیادہ خوش کن ہے جس سے مجھے اندیشہ ہو۔

(دوست اور دشمن)

امام رحمۃ اللہ علیہ اس شعر کو بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

ولیس کثیرا الف خل لواحد وان عدوا واحدا لکثیر

اگر آدمی کے ہزار دوست ہوں تو زیادہ نہیں اور دشمن ایک ہی بہت ہے۔

یہ شعر امام رحمۃ اللہ علیہ کے صدق محبت اور حسن وفا پر دال ہے۔ اور یہ کہ آدمی کے دوستوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر اور دشمن کم سے کم ہونا اسکی سعادت اور نیک بختی ہے۔

(عظمت نفس)

امام شافعیؒ کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

علی ثیاب لو یباع جمیعھا بفلس لکان الفلس منھن اکثرا

میرے جسم پر ایسے کم قیمت کپڑے ہیں کہ اگر انکو ایک پیسے کے بدلے فروخت کیا جائے تو پیسے کی قیمت ان سے زیادہ ہوگی۔

وفیھن نفس لو تقاس ببعضھا نفوس الوری کانت اجل واکبرا

اور (لیکن) ان میں ایسی شخصیت ملبوس ہے کہ اگر اس کے بعض حصہ کا تمام مخلوق

کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو یہ سب سے زیادہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہو گی۔

وما ضر نصل السیف اخلاق غمدہ اذا کان عضبا حیث وجھتہ بری

نیام کا پرانا ہونا عمدہ تلوار کے لئے عیب کی چیز نہیں جبکہ وہ تیز ہو کہ جس طرف تم اسے چلاؤ کاٹتی چلی جائے۔

مطلب یہ کہ انسانی شخصیت کی قدر و قیمت، لباس، مکان، روپیہ، پیسہ، اور ظاہری چیزوں سے نہیں بنتی۔ بلکہ علم و فہم، اخلاق و سیرت، کردار اور عمل انسان کی شخصیت کو بناتے ہیں۔ امام شافعیؒ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں، کہ اگر تم بڑے جسم کے کپڑوں کو دیکھو تو ان کی قیمت شاید ایک پیسہ بھی نہ ہو لیکن ان ہی کپڑوں کے اندر چھپی ہوئی شخصیت شاید اپنے وقت کی تمام انسانیت پر بھاری ہے۔

تنبیہ:۔ شارح نے اس شعر کو مبالغہ پر محمول کیا ہے۔ لیکن ہمارے بیان کردہ مفہوم کے مطابق بلا مبالغہ یہ شعر امام شافعیؒ کی شخصیت کا پورا عکاس ہے۔

(جہنم کا خوف)

یامن یعانق دنیا لا بقاء لھا یمسی و یصبح فی دنیا سفارا

اے دنیا سے چمٹنے والے اس کے لئے بقا نہیں، تو صبح و شام دنیا ہی کے لئے تگ و دو میں رہتا ہے۔

ھلا ترکت لذی الدنیا معانقۃ حتی تعانق فی الفردوس ابکارا

تو دنیا والوں سے چپٹنے اور معانقہ کرنے کو کیوں ترک نہیں کرتا، تاکہ جنت الفردوس میں حوروں سے معانقہ کر سکے۔

ان کنت تبغی جنان الخلد تسکنھا فینبغی لک ان لا تأمن النارا

اگر تم ہمیشہ جنت میں رہنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں جہنم سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔

(آرزوں کا اختلاف)

ومن الشقاوۃ ان تحب ومن تحب یحب غیرک

بدقسمتی یہ ہے کہ تم ایک انسان سے محبت کرو، مگر وہ تمہاری بجائے کسی دوسرے سے محبت کرے۔

اوان ترید الخیر للانسان وھو یرید ضیرک

تم انکے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھو، مگر وہ تمہارے نقصان کی فکر میں رہے۔

(مسلسل)